اِنسان کے باطن کی اِصلاح کے مدارج

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم.

اَللہ تعالیٰ کی نظر پہلے دل پر پڑتی ہے، پھر دل کے لحاظ سے اعمال کی قیمت دیتا ہے۔ اَللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے دلوں کو ایسا بنادے کہ وہ اس کے ہاں سوہنا ہو جائے۔ اگر برتن اندر سے صاف اور قلعی شدہ ہو تو ہر شخص اس میں کھانا پینا پسند کرے گا۔ خواہ باہر سے برتن صاف اور قلعی شدہ نہ ہی ہو۔ بعض برتن ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اوپر سے ان کو قلعی کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ اگر برتن چھ ماہ سے صاف نہیں کیا گیا اور وہ اندر سے گندہ ہے تو میرے خیال میں آپ اس میں پانی کبھی نہیں پئیں گے۔ اسی طرح اَللہ تعالیٰ کو اندر کی صفائی پسند ہے۔ اندر روحانی امراض سے گندہ ہو تو اَللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں فرماتے۔ اندر کی بیماریاں، حسد، کبر، ریا، عجب وغیرہ ہیں اگر یہ بیماریاں اندر رہ گئیں تو ممکن ہے یہ ہماری نیکیوں کو کھا جائیں۔ حسد کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے (یعنی نیکیوں کو فنا کر دیتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے)۔ (رواہ ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ نیکیاں تو کی ہیں لیکن حسد نے ان کو برباد کر دیا۔ حسد سے اندر پاک ہو تو نیکیاں نیکیاں شمار ہوں گی لیکن اگر اندر سے صفائی نہ ہوئی تو نیکیاں نہ بچیں گی۔ اَللہ تعالیٰ کے پاک نام کی برکت سے اور اللہ والوں کی صحبت میں مدت مدید تک رہنے سے آہستہ آہستہ طبیعت صاف ہو جاتی ہے ،جس طرح ماں ہر وقت بچے کو ٹوکتی رہتی ہے، بچہ بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے تو ماں کہتی ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ بچہ آگ کو چھیڑتا ہے تو ماں منع کرتی ہے۔ انسان کی مثال بعینہ بچے کی سی ہے، غلطیاں کرتا رہتا ہے، ہادی بار بار متنبہ کرتا ہے، پھر اندر کی صفائی ہوتی ہے، کچھ ہادی کے کہنے سے صفائی ہوتی ہے، کچھ عقیدت کے آنے کی برکت سے صفائی ہوتی ہے اس کے بغیر اندر کی صفائی نہیں ہوتی۔

اَندر کی صفائی ہو جائے تو یہ اَللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اگر سالہا سال کے بعد بھی یہ نعمت نصیب ہو جائے تو اس کو غنیمت سمجھا جائے۔ حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ان کے وصال کے وقت ۱۱۰ سال کے قریب تھی۔ میں نے بیعت کے بعد چالیس سال تک ان کی خدمت میں آمد و رفت رکھی ہے۔ اَللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ میرے کاسۂ گدائی میں پڑتا ہی رہتا تھا۔ آخر حضرت ہزار سال بھی زندہ رہتے اور میں بھی اتنی مدت تک زندہ رہتا تو ہزار سال ان کے دروازہ پر حاضر ہوتا رہتا۔ ان کی زندگی میں جب کبھی میں سندھ جاتا تھا تو میری مجال نہ تھی کہ حاضری دیے بغیر گزر جاؤں۔ جاتے ہوئے اور آتے ہوئے ضرور حاضر ہوتا۔ حضرت کے وصال کے بعد ان کے صاحب زادے مولوی عبدالہادی نے مجھے لکھا کہ پہلے آپ ضرور آتے تھے۔ اب آپ کیوں نہیں آتے۔ میں نے انہیں جواب میں لکھا کہ اس کی دو وجہ ہیں...... ایک تو حضرت کے جوتوں سے کچھ لینا ہوتا تھا، دوسرا ان کی طبیعت میں ملال کا ڈر ہوتا تھا۔ اب یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔ شیخ کامل کے دل میں ملال کا آنا طالبِ صادق کے لیے موت کا سبب بن جاتا ہے، ملال سے کنکشن کٹ جاتا ہے۔ میں انگریز سے اتنا نہ ڈرتا تھا جتنا اپنے دونوں مربیوں سے ڈرتا تھا انگریز کو تو میں برا بھلا کہتا تھا، میرا نظریہ تھا کہ نوجوانوں کے دل میں یہ عقیدہ راسخ کر دیا جائے کہ انگریز دشمن ہے، میرے ہاں جو آتے تھے وہ دل میں انگریز کو برا سمجھتے تھے جو اَللہ تعالیٰ کے دروازہ پر نہیں آتے ان کو وضع پسند ہے تو انگریز کی، تمدن پسند ہے تو انگریز کا، صورت پیاری ہے تو انگریز کی، انگریز کانٹے اور چھری سے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، یہ بھی بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں۔ میں انگریز کی عقل کی داد دیتا ہوں کہ وہ مسلمان زادوں اور مسلمان زادیوں کو اسلام کا دشمن بنا گیا۔ یہی تو مولوی کو بے ایمان کہتے ہیں۔

انسان کے اَخلاق کا پتا اس وقت چلتا ہے جب کسی سے تصادم ہو۔ اللہ والوں کی صحبت میں تربیت یافتہ ہوگا تو ہر تکلیف کو اپنے گناہ کی شامت سمجھے گا، دوسروں سے نہیں لڑے گا۔ اس طرح نفس کے اغوا سے بچے گا۔ کسی نے فارسی میں کہا ہے ''آنچہ بر ساست از ماست'' (ترجمہ) جو تکلیف ہم پر آئی ہے یہ ہمارے اعمال کی سزا ہے مثلاً کسی نے اسے بے وقوف کہہ دیا تو سمجھے گا کوئی حماقت کا کام کیا ہوگا تو وہ کہلوا رہا ہے۔ ہر معاملے میں اپنے آپ کو قصوروار سمجھے گا، اس طرح نفس کے اغوا سے بچ جائے گا۔ کسی کو اَللہ تعالیٰ نے موٹر دی ہے تو یہ خیال کرے گا مجھے اس نے ٹانگیں تو دی ہیں کسی کا محتاج تو نہیں کیا۔ کچا ہوگا تو ہر ایک سے لڑے گا۔ داڑھی اور ریش بڑھا کر، سبز کرتہ اور ٹوپ پہن کر فقیر بن جائے گا لیکن ہر ایک سے لڑتا پھرے گا، دوسروں کی نعمتیں دیکھ کر حسد کرے گا۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ان کے پاؤں میں جوتا نہ تھا طبیعت پریشان تھی۔ جامع مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گئے تو ایک شخص کو دیکھا اس کی ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اَللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جوتا نہیں تو نہ سہی، پاؤں تو دیے ہیں۔

یہ باتیں کہنی تو آسان ہیں۔ یہ حال بن جائیں...... یہ ذرا مشکل کام ہے۔ نوکر نے کوئی ایسی بات کہہ دی

جس سے دل جل گیا۔ اللہ والوں کی صحبت میں تربیت یافتہ ہوگا تو نوکر پر خفا نہ ہوگا بلکہ یہ خیال کرے گا کہ میں نے آقائے حقیقی کی مرضی کے خلاف کوئی قدم اٹھایا ہوگا جبھی تو اس نے نوکر سے میری توہین کرادی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس مقام پر پہنچائے۔ اِسی کا نام اصلاح ہے۔ اصلاح کا مطلب یہ ہے کہ 'اندر' ٹھیک ہو جائے۔

اس کے اوپر ایک اور درجہ آتا ہے۔ اس میں انسان اللہ تعالیٰ کو شفیق اور مہربان سمجھتا ہے۔ پھر اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔

اس وجہ سے انسان ہر حکم کو محبوب کا حکم سمجھ کر اس کی تعمیل کرتا ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت میں آتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ. (سورہ آل عمران، رکوع ۳، پ ۳)

ترجمہ: کہہ دو اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے۔

جب تک باطن کی صفائی نہ ہو اعمال ضائع ہوتے رہتے ہیں۔ سندھی زبان میں ایک ضرب المثل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اندھی پیستی گئی اور کتیا چاٹتی گئی۔ باطن کے اندھوں کے اعمالِ صالحہ کا یہی حال ہوتا ہے۔ وہ نیکیاں کرتے جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے نیکیوں کے انبار لگادیے ہیں لیکن اَمراض روحانی کی وجہ سے سب نیکیاں برباد ہوتی جاتی ہیں۔ کوئی نیکی حسد سے برباد ہوگئی اور کسی کو کبر کھا گیا۔ کبر نکل جائے تو پھر انسان سمجھتا ہے کہ اگرچہ کپڑے میرے اس سے اچھے ہیں لیکن ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ زیادہ محبوب ہو، اگرچہ میں بڑا سیٹھ اور زمین دار ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کا نور اس کے دل میں زیادہ ہو۔

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ (سورہ ابراہیم، ع ۵، آیت ۱۳)

اور اگر اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے۔

جب اِنسان اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کو اس کا فضل سمجھے گا تو اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے اعتراضوں سے بری ہو جائے گی، پھر اول تو گناہ ہی نہ ہوں گے اگر ہوں گے تو محبوب معاف کرتا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ہر تکلیف کو اپنے گناہوں کی شامت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس پر الزام دھرنے سے بچائے۔ آمین یاالہ العالمین!

یہ پہلی سیڑھی ہے۔ دوسری سیڑھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو محبوب سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو یہ درجہ بھی نصیب فرمائے۔ آمین یاالہ العالمین۔ میں نے تو یہی دیکھا ہے کہ جس نے کچھ پایا ادب سے پایا، کامل کے دل میں ذرا ملال آئے تو کنکشن کٹ جاتا ہے۔ میں تو اللہ والوں سے بہت ڈرتا ہوں، اللہ والوں کی دوستی زندگی

میں بھی اور مرنے کے بعد بھی کام آتی ہے۔ایک دولت مند کی کسی بزرگ سے دوستی تھی۔ وہ بزرگ بہت عرصہ کے بعد اس دولت مند سے ملنے کے لیے آئے تو معلوم ہوا کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ وہ بزرگ اس کی قبر پر تشریف لے گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ عذاب ہو رہا ہے۔ واپس آ کر اس کے ورثاء سے کہا کہ دیگیں پکاؤ جو آئے کھلاتے جاؤ۔ پھر جا کر دیکھا تو قبر ٹھنڈی ہو چکی تھی اور عذاب ٹل چکا تھا۔کوئی اَللہ تعالیٰ کا ایسا بندہ کھانا کھا گیا جس کی دعا سے عذاب ٹل گیا۔

اور ایک بزرگ کا واقعہ ہے انہوں نے ایک سانپ کو دیکھا تو اس سے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو، اس نے جواب دیا کہ فلاں شخص کو ڈسنے کے لیے جا رہا ہوں۔ یہ بزرگ اس شخص کے مکان پر پہلے پہنچ گئے۔ اس نے عزت سے بٹھایا اور خوب خاطر مدارت کی۔ یہ کھانا کھا چکے تو سانپ سانپ کا شور ہوا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سانپ نے صاحب خانہ کو ڈسنا چاہا مگر اَللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ اس نے سانپ سے واپسی پر پوچھا کہ ڈس آئے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میرے پہنچنے سے پہلے آپ نے کھانا کھا لیا تھا اس لیے میرا وار کارگر نہ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی دعا سے بلا ٹل گئی۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے راہ نیارے ہیں۔

یہ اَللہ والوں سے سیکھی ہوئی باتیں ہیں۔ میں آپ کو انہیں کے راستہ پر لے جا رہا ہوں، پھر بھی لاہوری کہتے ہیں کہ بزرگوں کا ادب نہیں کرتے، میں اَللہ والوں کا جتنا ادب کرتا ہوں۔ لاہوریوں میں سے شاید ہی کوئی کرتا ہو۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں کہا کرتا ہوں کہ اللہ والوں کے جوتوں کی خاک سے وہ موتی ملتے ہیں جو بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں ہوتے۔ نہیں ہوتے۔ نہیں ہوتے۔ یہ ادب نہیں تو اور کیا ہے؟

اکثر لاہوری حفظ مراتب نہیں کرتے۔ اس لیے شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے:

ع...... ''گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی''

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس کا محبوب بنا کر اس کے ہر حکم کی تعمیل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک.

☆☆☆